السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ ایک شخص مسمی عمرو نے اپنی زوجہ مسماۃ رفیعہ سے کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دیا۔ ایک جلسہ میں دو دفعہ کہا اور اس کا اعلان نہیں کیا۔ بعد ازاں دو تین ہفتہ تک ان دونوں میں ملاقات نہیں ہوئی اس کے بعد آپس میں پھر اختلاف ہوگیا اور عمرو کے والدین نے رفیعہ کو میکہ پہنچا دیا رفیعہ کے میکے جانے کے چارپانچ مہینے کے بعد اس کو ایک لڑکی پیدا ہوئی اور بعد ازاں انتقال کرگئی رفیعہ کے میکہ رہنے کی حالت میں عمرو نے ماقبل ومابعد پیدا ہونے والی لڑکی کے اپنے احباب سے تذکرہ کیا کہ اس نے اپنی بیوی رفیعہ کو طلاق دے دیا ہے اور آئندہ ہرگز اس سے تعلق نہیں رکھے گا۔ اور یہ کہا کہ اس بات کی خبر رفیعہ کو اور اس کے والدین کو اور اقارب کو نہ ملے۔

بعد ازاں رفیعہ کے اپنے میکے جانے کے ایک یا ڈیڑھ سال کے اپنے والدین و دیگر اقارب سے کہا کہ اس نے اپنی بی بی رفیعہ کو طلاق دے دیا ہے اور ہرگز ہرگز اس سے تعلق نہیں رکھے گا اور یہ کہا کہ اس کلام کی خبر رفیعہ کو اور اس کے والدین کو کردی جائے تاکہ اس کے والدین رفیعہ کا عقد ثانی کردیں اور اس طلاق کا پورا اعلان اپنے کل اہل برادری میں کردیا جائے چنانچہ

اس کے والدین نے ویسا ہی کیا۔

یعنی عمرو رفیعہ کی شادی کو عرصہ آٹھ دس برس گزرچکا ہے اور ثانی عقد سے رفیعہ کے میکہ جانے کی تاریخ تک درمیان زن وشو کے برابر اختلاف رہا کیا پس ایسی حالت میں عمرو کا طلاق رفیعہ پر پورا ہوچکا یا نہیں اور عمرو پھر رجعت یا حلالہ کرسکتا ہے یا نہیں ؟

2۔ رفیعہ کے پاس اب تک ایک دختر چارسال کی عمرو سے موجود ہے اس دختر کا اور رفیعہ کا یا دونوں میں سے کسی ایک کا نفقہ عمرو پر واجب ہے یا نہیں ؟

3۔ رفیعہ کا نکاح عمرو کے ساتھ بعوض چالیس ہزار روپیہ اور کسی قدر اشرفیوں کے مہر کے ہوا تھا اس وقت میں عمرو طالب العلم تھا مگر بالغ تھا اس کو یا اس کے والدین کو استطاعت اس قدر کثیر مہر کے ادا کرنے کی نہ تھی مگر عمرو نے حسب الحکم والدین مہر کو منظور کرلیا تھا اور عمرو شادی کے دوہی چارسال کے بعد ملازم گورنمنٹ انگریزی ہے اور بالفعل قریب سو روپیہ ماہوار کے مشاہرہ پاتا ہے اور عمرو کہتا ہے کہ ادا کاری اس مہر کی اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کہ عمرو شاید اس خیال سے اپنے کو ادا کاری مہر سے بری سمجھتا ہے کہ نکاح کے وقت اس کو کچھ بھی حیثیت ادا کاری کی نہ تھی اور اس نے اطاعت والدین میں آکر مہر کثیر کو قبول کرلیا تھا پس ایسی حالت میں عمرو عند اللہ مہر کے لیے ماخوذ ہوگا یا نہیں اور اگر ہوگا تو کس قدر مقدار کے لیے اور حاکم شرع عمرو سے رفیعہ کو کس قدر مہر دلوائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1۔ ایسی حالت میں عمرو پھر رجعت نہیں کرسکتا کیونکہ جب عمرو نے اپنے احباب سے و نیز اپنے دوسرے لوگوں سے کہا کہ میں نے رفیعہ کو طلاق دے دیا ہے اور آیندہ سروکار نہیں رکھیں گے تو دوسرا طلاق بھی ہوچکا اس دوسرے طلاق کی عدت بھی گزر چکی اور ایک طلاق پہلے ہوچکا ہے جس سے عمرو نے رجعت کرلیا تھا تو اب دو طلاقیں ہوچکیں اب اگر عمرو و رفیعہ راضی ہو تو اس وجہ سے کہ ابھی دو طلاق ہوئی ہیں دوسرا نکاح بلا حلالہ کے کرسکتے ہیں
۔

2۔ ایسی حالت میں عمرو پر رفیعہ کا نفقہ واجب نہیں ہے لیکن اس لڑکی کا جو اس کے نطفہ سے ہے واجب ہے۔

3۔ اگر عمرو نکاح کے وقت قابلیت ادا کاری چالیس ہزار روپیہ اور اشرفیوں کے مہر کا نہیں رکھتا تھا اور اگر اس نے اپنے والدین کے ااطاعت میں آکر اس مہر کو قبول کرلیا تھا لیکن وہ جب بالغ تھا اور اس نے اپنے زبان سے اتنا مہر قبول کرلیا تھا تو وہ عند اللہ کل دین مہر کے لیے ماخوذ ہوگا اور بروقت دعویٰ حاکم شرع اس سے دین مہر دلوائیں گے واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ : محمد عبد اللہ (مہر مدرسہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 504

محدث فتویٰ